۳ ربیعُ الاوّل ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 77)

نقشِ نعلِ پاک کی بَرکات کی حکایات

- کیا نمازِ جمعہ کے بعد کام کاج کرنا جائز ہے؟ 06
- راستے میں پڑی ہوئی رقم کا مالک نہ ملے تو کیا کیا جائے؟ 07
- کیا پُرانے زمانے میں کلینڈر ہوتا تھا؟ 15
- کون کون سے دِن سُرمہ لگانا سنّت ہے؟ 22

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نقشِ نعلِ پاک کی بَرکات کی حکایات[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۴ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نماز کے بعد حمد و ثنا و دُرُود شریف پڑھنے والے سے فرمایا: دُعا مانگ قبول کی جائے گی، سُوال کر دیا جائے گا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نقشِ نعلِ پاک کی بَرکات کی حکایات

سُوال: نقشِ نعلِ پاک کی بَرکت سے متعلق کچھ حکایات بیان فرما دیجیے۔[3]

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے نعلِ پاک کے موضوع پر کافی کام کیا ہے اللہ پاک کرے اس کے چھپنے کی ترکیب بن جائے۔ میں نے اِس طرح کی حکایات بھی جمع کیں ہیں جو صدیوں پُرانے بزرگوں نے اپنی کتابوں میں لکھی ہیں مثلاً ایک عمارت گری جس کی ایک دیوار پر نقشِ نعلِ پاک بنا ہوا تھا تو وہ دیوار ترچھی کھڑی ہو گئی اور غالباً اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا جبکہ شاید باقی دیواریں گر گئیں تھیں۔[4] اِسی طرح بیس پچیس سال پُرانی بات ہے کہ میں ایک بار ہوائی جہاز میں

1 ...... یہ رِسالہ ۳ رَبِیْعُ الْاَوَّل ۱۴۴۱ھ بمطابق 31 اکتوبر 2019 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... نسائی، کتاب السھو، باب التمجید والصلاۃ علی النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فی الصلاۃ، ص ۲۲۰، حدیث: ۱۲۸۱۔

3 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

4 ...... فتح المتعال فی مدح النعال، الباب الرابع خواص و منافع مجربہ عن المثال، ص ۴۷۰-۴۷۱ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

کہیں جارہا تھا تو ایک عام ماڈرن آدمی میرے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، میں نے اس سے سَلام کرکے تعلقات بنائے تاکہ اِنفرادی کوشش کے ذَریعے اسے نیکی کی دعوت دے سکوں۔ میں نے اسے دعوتِ اسلامی کے بارے میں بتایا تو وہ مجھے نعلِ پاک کا کارڈ دِکھا کر کہنے لگا: آپ لوگوں کے پاس یہی ہوتا ہے اور میرے پاس بھی یہی ہے، پھر اُس نے اپنا قصہ بتاتے ہوئے کہا: میں ایک بار کہیں جارہا تھا تو راستے میں پانی جمع تھا جس میں میری کار پوری ڈوب گئی یہاں تک کہ بالکل پانی میں غائب ہو گئی، میری جیب میں نعلِ پاک کا کارڈ تھا جس کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میری کار پھر سے اُبھر گئی اور میں باہر نکل گیا۔ اس شخص کو نعلِ پاک پر اتنا اِعتماد اِس لیے تھا کہ نعلِ پاک کو میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت ہے اور بات بھی ساری نسبت ہی کی ہے۔ دیکھیے! جب پولیس والا بچا سکتا ہے، کلاشنکوف بچا سکتی ہے، ریوالور بچا سکتا ہے اور چُھری چاقو بچا سکتے ہیں تو نعلِ پاک کا نقش اللہ پاک کی عطا سے کیوں نہیں بچا سکتا؟ یاد رہے! اصل میں بچانے والا اللہ پاک ہے باقی سب اَسباب ہوتے ہیں جیسا کہ ڈاکٹر بھی علاج کرکے دوائی کے ذَریعے بچاتا ہے تو اِس طرح دُنیا عالَمِ اَسباب ہے۔ رِوایات میں یہ بھی ہے کہ ہر شخص پر بچانے والے محافظین فِرِشتے مقرر ہوتے ہیں جو آنکھوں اور پورے وجود کو بچاتے ہیں اور وہ دِن رات تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔(1) کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ بندہ گِرتے گِرتے سنبھل جاتا ہے یا تیز رفتار گاڑی آتی ہے اور ایک دَم کوئی ایسا کَرِشمہ ظاہر ہوتا ہے جس کی وجہ سے بندہ وہاں سے ہٹ جاتا ہے اور یوں وہ بچ جاتا ہے تو دراصل اسے بچانے والے فِرِشتے ہوتے ہیں جو اس کی حفاظت کر رہے ہوتے ہیں اور یہ سب اللہ پاک کی عطا سے ہی ہوتا ہے۔ نقشِ نعلِ پاک بھی اللہ پاک کی عطا سے حفاظت کا سبب بنتا ہے لہٰذا اس میں وَسوسے پالنے کی ضَرورت نہیں ہے۔

---

1 ...... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں رات اور دِن کے فِرِشتے باری باری سے آتے ہیں اور فجر اور عصر کی نمازوں میں جمع ہو جاتے ہیں پھر جو تم میں رات گزاریں وہ چڑھ جاتے ہیں، ان سے ان کا رَبّ پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ جانتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں: ہم نے انہیں نماز پڑھتے چھوڑا اور جب ہم ان کے پاس پہنچے تھے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ (بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکۃ، ۲/۳۸۵، حدیث: ۳۲۲۳) یہاں فِرِشتوں سے مُراد یا تو اَعمال لکھنے والے دو فِرِشتے ہیں یا اِنسان کی حفاظت کرنے والے ساٹھ فِرِشتے۔ ہر نابالغ کے ساتھ ساٹھ فِرِشتے رہتے ہیں اور بالغ کے ساتھ ۶۲۔ اِسی لئے نماز کے سَلام اور دِیگر سَلاموں میں ان کی نیت کی جاتی ہے، ان ملائکہ کی ڈیوٹیاں بدلتی رہتی ہیں، دِن میں اور رات میں مگر فجر و عصر میں پچھلے فِرِشتے جانے نہیں پاتے کہ اگلے ڈیوٹی والے آجاتے ہیں تاکہ ہماری اِبتداء و اِنتہا کے گواہ زیادہ ہوں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/۳۹۴)

www.dawateislami.net

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ میں نقشِ نعلینِ مُبارک کے فَضائل وبَرَکات وفوائد کے متعلق فرماتے ہیں: علّامہ احمد مقری کی فَتْحُ الْمُتَعَال فِیْ مَدْحِ خَیْرِ النِّعَال اِس مسئلے میں اَجمع و اَنفع تصانیف سے ہے۔[1] حضرتِ علّامہ امام احمد المقری تِلمسانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک مُعتبر شخص نے اپنا واقعہ بیان کیا ہے کہ ایک مَرتبہ مجھے ایک شدید مَرض لاحق ہوا جس کی وجہ سے میں قریبُ الموت ہوگیا، اللہ پاک نے مجھے اِلہام فرمایا یعنی میرے دِل میں ڈالا کہ نقشِ نعلینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وَسیلے سے دُعا کرو چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ پاک نے مجھے شِفا عطا فرمادی۔[2] اِسی طرح ایک اور حکایت نقل کرتے ہیں کہ مجھے بعض قابلِ اِعتماد اَحباب نے بتایا کہ انہوں نے کئی مَرتبہ ایسے ممالک کا سفر کیا جن کے راستوں پر ہر وقت چوروں ڈاکوؤں کا خوف رہتا تھا اور عام طور پر کوئی بھی مُسافر ان کی لوٹ مار سے بچ نہیں پاتا تھا مگر چونکہ ان کے پاس نقشِ نعلینِ پاک ہوتا تھا لہٰذا کئی مَرتبہ ان کا چوروں ڈاکوؤں سے سامنا ہوا لیکن نقشِ نعلینِ پاک کی بَرکت سے اللہ پاک نے انہیں ان کے شر سے محفوظ رکھا۔[3] (اِس موقع پر نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) مَاشَآءَ اللہ آج بھی ہمارے یہاں ہزارہا ہزار گھر ایسے ملیں گے جن میں عاشقانِ رَسُول نے نقشِ نعلِ پاک کی فریمیں آویزاں کی ہوئی ہیں تاکہ وہ ان سے بَرکتیں حاصِل کرسکیں۔ اِسی طرح کئی اسلامی بھائی آج بھی اپنی جیبوں میں نقشِ نعلِ پاک رکھتے ہیں اور بیماری و پریشانی میں بَرکتیں حاصِل کرتے ہیں حتّٰی کہ دَردِ زہ میں یعنی جب بچے کی وِلادت ہونے والی ہوتی ہے تو عورت سے کہا جاتا ہے وہ اپنے پاس نقشِ نعلِ پاک رکھے، یوں اس وقت بھی نقشِ نعلِ پاک کی بَرکتیں ظاہر ہوتی ہیں لہٰذا نقشِ نعلِ پاک بالکل لینا چاہیے اور اس سے بَرکتیں حاصِل کرنی چاہئیں۔ بعض لوگ نقشِ نعلِ پاک کو نہیں مانتے حالانکہ اِس موضوع پر حضرتِ سَیِّدُنا امام تلمسانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کتاب لکھی ہے۔[4]

---

1. فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۴۵۳۔
2. فتح المتعال فی مدح النعال، الباب الرابع خواص و منافع مجربہ عن المثال، ص ۴۷۲۔
3. فتح المتعال فی مدح النعال، الباب الرابع خواص و منافع مجربہ عن المثال، ص ۴۷۳-۴۷۴۔
4. حضرتِ سَیِّدُنا ابو العباس احمد بن محمد المقری التلمسانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ۹۹۲ ؁ ہجری میں تلمسان میں پیدا ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مورخ، اَدیب اور حافظ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نعلینِ مُقدّس اور ان کے نقش کے فضائل میں "فَتْحُ الْمُتَعَال فِیْ مَدْحِ النِّعَال" نامی ایک کتاب لکھی جو اس موضوع پر جامع کتاب ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ۱۰۴۱ ؁ ہجری میں مصر میں وفات پائی۔ (الاعلام للزرکلی، ۱/ ۲۳۷ ملخصاً)

www.dawateislami.net

پُرانی یادگاروں کو دیکھ کر اپنے اندر کیا تبدیلی لانی چاہیے؟

سُوال: طرطوسہ اسپین کا ایک قدیم شہر ہے جہاں مَاشَآءَ اللہ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی مرکز بھی قائم ہے۔ اسپین کے اسلامی بھائی آپ کی اسپین تشریف آوری کے متمنی ہیں۔ یہ جگہ جو وِیڈیو میں ہمارے پیچھے نظر آ رہی ہے مسجد اور دارالعلوم کی جگہ ہے، اِس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہاں قاضی عیاض رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے شِفا شریف لکھی ہے۔ آپ کی بارگاہ میں سُوال ہے کہ ہم پُرانی عمارات، مَساجد اور دَرس گاہیں دیکھنے کے بعد اپنے اندر کیا تبدیلی لائیں؟

(وِیڈیو دِکھا کر سُوال کیا گیا)

جواب: عام طور پر لوگ پُرانی یادگاریں تفریحاً ہی دیکھتے ہیں۔ سُوال میں مسجد کی جگہ کا تذکرہ کیا گیا تو اب اس کے بارے میں یہ پتا نہیں کہ وہاں نماز بھی پڑھی جاتی ہے یا تاریخی حیثیت سے تفریح گاہ بنائی گئی ہے۔ جس عمارت کے بارے میں پوچھا گیا ظاہر ہے یہ تاریخی عمارت ہے اور سُبْحٰنَ اللہ یہاں قاضی عیاض رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی بھی تشریف آوری ہوئی اور انہوں نے کتاب لکھی جیسا کہ لوگ بتاتے ہیں جبکہ حقیقتِ حال اللہ پاک بہتر جانتا ہے۔ یاد رہے! جس جگہ کو کسی بزرگ سے نسبت ہو وہ جگہ بَرَکت والی ہوتی ہے لہٰذا بندہ وہاں جا کر دُعائے خیر کرے اِنْ شَآءَ اللہ دُعا قبول ہو گی۔ نیز جب ایسی جگہوں کی زیارت کی جائے تو بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے کا ذہن بنایا جائے کہ یہ اللہ پاک کے نیک بندے تھے، صَدیاں گزر جانے کے بعد بھی انہیں یاد کیا جا رہا ہے اور ہم ان کا اِحْتِرام کر رہے ہیں لہٰذا ہمیں بھی نیکیاں کرنی چاہئیں اور اپنی زندگی کو تقویٰ و پرہیزگاری کے ساتھ گزارنا چاہیے، ورنہ مَرنے کے بعد ہمیں کوئی نہیں پوچھے گا جیسا کہ بڑے بڑے بادشاہ چلے جاتے ہیں اور کوئی ان کا بھاؤ تک نہیں پوچھتا اور ان کی قبروں پر کُتّے لوٹ رہے ہوتے ہیں جبکہ نیک لوگ دُنیا سے چلے جاتے ہیں تو ان کی یادیں قائم ہوتی ہیں، ان کے اعراس ہوتے ہیں اور دھوم دھام سے لنگر تقسیم ہوتے ہیں۔

(اِس موقع پر نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) یورپ کے چند ممالک ایسے ہیں جن میں پُرانی مَساجد بند ہیں یا تو ان پر تالے پڑے ہیں یا اب وہ مَساجد نہیں رہیں۔ میری چند جگہوں پر حاضریاں ہوئی ہیں جہاں میں نے یہ ذہن دینے کی کوشش کی کہ اگر مسلمان اپنی مَساجد کو نمازوں سے آباد رکھیں تو اِنْ شَآءَ اللہ مَساجد آباد بھی رہیں گی اور ان کا نظام بھی چلتا رہے گا۔ چونکہ

www.dawateislami.net

مسلمان بالکل نماز پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں جس کی وجہ سے مَساجد پہلے خالی ہوتی ہیں اور پھر بند ہو جاتی ہیں۔ خود ہمارے اپنے ملک کے اندر کئی ایسے مقامات ملیں گے جہاں نمازی نہ ہونے کے باعث مَساجد بند پڑی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمارے مَدَنی قافلوں نے جا کر کئی مَساجد کے تالے کھولے ہیں۔ دُنیا بھر کے عاشقانِ رَسُول کو چاہیے کہ اپنی مَساجد کو آباد رکھیں اور نمازیں پڑھیں کہ مَساجد نمازیوں سے آباد ہوتی ہیں۔ اگر ہم نمازیں پڑھ کر مَساجد کو آباد کرتے رہے اور ان میں ہمارا دَرس وتدریس کا سلسلہ جاری رہا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ مَساجد کو کبھی بھی تالے نہیں لگیں گے۔

والدہ کو کس طرح راضی کیا جائے؟

سُوال: میری والدہ مجھ سے 13 سال سے ناراض ہیں تو میرے لیے کیا شرعی حکم ہے؟

جواب: اللہ پاک بہتر جانے آپ کا کیا قُصور ہے، اَلبتہ جو بھی آپ کی والدہ کا جائز مُطالبہ ہو آپ اسے پورا کر دیں اور ہاتھ جوڑ کر پاؤں پکڑ کر ان سے مُعافی مانگیں اور اس کے لیے اپنے خاندان کے محارم میں سے کسی کو سفارشی بنائیں تاکہ وہ راضی کرنے کے لیے مِنت سماجت کرے۔ ماں کا دِل نرم ہوتا ہے مگر آپ کا کس طرح کا قُصور ہے یہ آپ کو معلوم ہو گا لہٰذا اِس کا اِزالہ کریں، صُلح کی کوشش کریں اور رو رو کر مُعافی مانگیں، اللہ پاک کرے گا تو والدہ مُعاف کر دیں گی۔ یاد رَکھیے! ماں سے صُلح ہونا بہت ضَروری ہے کہ ماں ماں ہوتی ہے۔ اللہ کریم آپ کی صُلح کروا دے۔

صُلح کروانے کی فضیلت

سُوال: میرا ایک دو مُعاملات میں ذاتی تجرِبہ ہے کہ جب صُلح کے سلسلے میں سفارش کے لیے ایسے لوگوں سے کہا گیا جو واقعی سِفارش کر سکتے تھے مگر انہوں نے کوئی پیش رفت نہ کی تو کیا دو اَفراد میں صُلح کروانے سے کچھ اَجر بھی ملتا ہے؟

(رُکنِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: جی ہاں صُلح کروانا ثواب کا کام ہے۔ قرآنِ پاک میں ہے: ﴿وَ الصُّلْحُ خَیْرٌ﴾[1] ترجمۂ کنزالایمان: ”اور صُلح خوب ہے۔“ جو مسلمانوں میں صُلح کروائے اُس کے لیے بڑا ثواب ہے چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا انس بن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت

[1] ...... پ ۵، النسآء: ۱۲۸۔

www.dawateislami.net

ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص لوگوں کے دَرمیان صُلح کرائے گا اللہ پاک اس کا مُعاملہ دُرُست فرمادے گا اور ہر کلمہ (یعنی ہر بات) بولنے پر اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا اور جو صُلح کروانے کے لیے گیا تھا وہ جب لوٹے (یعنی واپس آئے) گا تو اپنے پچھلے گناہوں سے مغفرت یافتہ ہو کر لوٹے گا۔[1] صُلح کروانے کے بہت سے فضائل ہیں لہٰذا جب بھی موقع ملے مسلمانوں میں صُلح کروانی چاہیے اور اِس سلسلے میں اِنصاف کرنا چاہیے۔ صلح کے حوالے سے ”ناچاقیوں کا علاج“[2] نامی رِسالہ دعوتِ اسلامی کے مکتبۃ المدینہ سے حاصِل کر کے اس کا مُطالعہ کیجیے، اِنْ شَآءَ اللہ آپ کو صُلح کروانے کے لیے مَواد اور صُلح کروانے کا طریقہ بھی مل جائے گا۔

کیا نمازِ جمعہ کے بعد کام کاج کرنا جائز ہے؟

سُوال: جمعہ کے دِن نماز کے بعد کام کرنا جائز ہے یا ناجائز یہ کام کرنا حلال ہو گا یا حرام؟

جواب: بالکل جائز ہے بلکہ قرآنِ کریم میں اِس سے متعلق آیتِ کریمہ بھی موجود ہے۔ (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے یہ آیتِ مُبارکہ تلاوت فرمائی:) ﴿فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ﴾[3] ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب نماز ہو چکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔

کیا سفر میں دو نمازیں ایک ساتھ پڑھ سکتے ہیں؟

سُوال: کیا سفر میں دو نمازیں مثلاً عصر اور مغرب یا مغرب اور عشا ایک ساتھ پڑھ سکتے ہیں؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: جَمْع بَیْنَ الصَّلٰوتَیْن ہمارے حنفیوں میں نہیں اور اس کے بہت مشکل مَسائل ہیں۔ ظہر کی نماز آخری وقت میں

---

1 ...... الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب فی الاصلاح بین الناس، ۳/۳۲۱، حدیث: ۹۔

2 ...... ”ناچاقیوں کا علاج“ یہ امیرِ اہلِ سُنَّت علّامہ محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا اپنا تحریر کردہ 40 صفحات پر مشتمل رِسالہ ہے، اِس رِسالے کا اور اِس کے علاوہ 44 صفحات پر مشتمل، فیضانِ مَدَنی مذاکرہ قسط 29 بنام ”صُلح کروانے کے فضائل“ کا مُطالعہ کیجیے، اِن دونوں رَسائل کا مُطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ ناچاقیوں سے بچنے اور صُلح کرنے کا ذہن بنے گا۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

3 ...... پ۲۸، الجمعۃ: ۱۰۔ اِس آیتِ کریمہ کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں ہے: یعنی اب تمہارے لئے جائز ہے کہ معاش کے کاموں میں مشغول ہو یا طلبِ علم یا عیادتِ مَریض یا شرکتِ جنازہ یا زیارتِ عُلَماء اور اس کے مثل کاموں میں مشغول ہو کر نیکیاں حاصِل کرو۔ (تفسیر خزائن العرفان، پ۲۸، الجمعۃ، تحت الآیۃ: ۱۰)

www.dawateislami.net

پڑھیں اور پھر جب عصر کا وقت شروع ہو جائے تو عصر پڑھ لیں یوں جَمْع بَیْنَ الصَّلٰوتَیْن کر سکتے ہیں۔

کیا امام کے پیچھے مُقْتَدِی کو تکبیراتِ اِنْتِقال کہنا ضَروری ہے؟

سُوال: جب ہم امام صاحب کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں تو وہ رکوع وغیرہ میں جاتے وقت تکبیر کہتے ہیں کیا ہم اس تکبیر کو دوہرا سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں وہ تکبیر مُقْتَدِی بھی دوہرائیں گے کیونکہ مُقْتَدِی کا خود بھی تکبیر کہنا سُنَّت ہے اور تکبیرِ تحریمہ یعنی پہلی تکبیر یہ فرض ہے، اگر امام نے کہہ لی اور مُقْتَدِی نے وہ تکبیر نہیں کہی تو اس مُقْتَدِی کی نماز ہی شروع نہیں ہو گی۔

اگر مُقْتَدِی امام سے پہلے کھڑا ہو جائے تو اس کی نماز ہو جائے گی؟

سُوال: اگر امام صاحب بوڑھے ہوں اور تکبیرات کہتے ہوئے اتنی آہستہ کھڑے ہوتے ہوں کہ ان سے پہلے مُقْتَدِی کھڑے ہو کر ہاتھ باندھ لیتے ہوں تو ایسی صورت میں ان مُقْتَدِیوں کی نماز ہو جائے گی جو امام صاحب سے پہلے کھڑے ہو جاتے ہیں؟

جواب: نماز ہو جائے گی۔

راستے میں پڑی ہوئی رَقَم کا مالک نہ ملے تو کیا کیا جائے؟

سُوال: مجھے اپنے محلے سے کچھ رَقَم ملی ہے جس کے متعلق میں نے کافی لوگوں سے پوچھا مگر اس کا مالِک نہ مل سکا تو اب میں اس رَقَم کا کیا کروں؟

جواب: یہ رَقَم لقطہ ہے۔ اگر آپ نے اسے خود رکھ لینے کے اِرادے سے نہیں اُٹھایا بلکہ ویسے ہی اُٹھا لیا کہ کسی بے چارے کی گِر گئی ہو گی ڈھونڈ کر اسے دے دیں گے، اب جب آپ نے پوری کوشش سے مالک کو تلاش کیا مگر وہ نہ مل سکا اور آپ کا دِل یہ گواہی دے رہا ہے کہ اب مالک اسے تلاش نہ کرتا ہو گا تو ایسی صورت میں اگر آپ خود شرعی طور پر فقیر ہیں تو وہ رقم آپ خود رکھ سکتے ہیں ورنہ کسی شرعی فقیر کو دے دیں۔[1] نیز یہ رَقَم آپ کسی مسجد اور مدرسے میں بھی

---

[1] ...... دُرِّمختار، کتاب اللقطة، ۶/۴۲۷۔

www.dawateislami.net

دے سکتے ہیں۔[1]

پیر صاحب گاڑی دِلا دیں تو مانوں گا فیض والے ہیں

سُوال: میرے شوہر آپ سے طالب ہوئے ہیں اور وہ مجھ سے کہہ رہے ہیں اگر تمہارے پیر صاحب مجھے گاڑی دِلا دیں تو میں مانوں گا کہ وہ فیض والے ہیں لہٰذا میں کیا کروں؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: طالِب کو کار دِلاؤں تو مُرید بولے گا مجھے ہوائی جہاز دِلاؤ، میں یہ کہاں سے لاؤں گا؟ حالانکہ میں خود بے کار ہوں۔ پیر اِس لیے نہیں بنایا جاتا کہ مال میں بَرَکت ہو جائے گی اور نہ مال کا زیادہ ہونا کوئی کمال ہے ورنہ قارون کا مال مشہور ہے۔ پیر آخرت کی بہتری کے لیے ہوتا ہے ورنہ پیر تو اپنی جگہ پر ہے نبی جو یقیناً سب پیروں سے افضل ہوتے ہیں اور پھر نبیوں کے نبی، مکی مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو سارے پیروں، سارے ولیوں، سارے نبیوں اور ساری مخلوق میں سب سے افضل ہیں اِس کے باوجود آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِختیاری فَقر تھا یعنی ہمارے یہاں غُربَت جس کو بولتے ہیں یہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِختیار فرمائی تھی کہ ایک وقت کا کھانا کھالیا تو اب دوسرے وقت کے لیے بچا کر نہیں رکھتے تھے۔[2] بہر حال سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عطا کر سکتے تھے اور عطا کرتے بھی تھے لیکن پیر کے لیے یہ شرط نہیں ہے کہ کار، موٹر سائیکل یا ہوائی جہاز دِلائے۔ بعض اوقات تنگ کرنے کے لیے لوگ ایسا کہتے ہیں کہ اگر تیرا پیر یوں کر دے تو تب ہم اُسے کامل مانیں گے۔ یہ دور نازک ہے اِس میں پیر میں کرامت ڈھونڈنا خود کو ہلاکت پر پیش کرنا ہے کہ ایسا آدمی بعض اوقات "لگے دَم تے مٹے غم" والوں کے ہتھے چڑھ سکتا ہے اور پھر اس کا کوئی بانڈ کھل گیا تو کہے گا میں اس سے کیا مُرید ہوا میرا بانڈ کھل گیا یا میری لاٹری کھل گئی یہ سب پیر کی بَرَکت ہے، بھلے وہ جُوا کی رقم ہو۔ یاد رہے! بے شمار

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۳ / ۵۶۳ ماخوذاً۔

2 ...... حضور پُر نور سَیِّدُ الْمُتَوَکِّلِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے نفسِ کریم کے لیے کل کا کھانا بچا کر رکھنا پسند نہ فرماتے۔ ایک بار خادمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا نے پرندے کا بچا ہوا گوشت دوسرے دِن حاضر کیا تو اِرشاد فرمایا: اَلَمْ اَنْہَكِ اَنْ تَرْفَعِیْ شَیْئًا لِغَدٍ اِنَّ اللّٰہَ یَاْتِیْ بِرِزْقِ کُلِّ غَدٍ کیا ہم نے منع نہ فرمایا کہ کل کے لیے کچھ اُٹھا کر نہ رکھنا، کل کی روزی اللہ عَزَّوَجَلَّ کل دے گا۔

(مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ما اسندہ نجیح ابو علی عن انس، ۳/ ۴۳۳، حدیث: ۴۲۰۸)

www.dawateislami.net

پیر ایسے گزرے ہیں جو بہت غریب اور مسکین تھے، اللہ کریم ہمیں سمجھ دے۔

پیر کی چار شرائط

پیر کی چار شرائط ہیں جن میں سے پہلی شرط یہ ہے کہ سُنی صحیح العقیدہ ہو اور اس کے عقیدے میں کوئی خرابی نہ ہو یعنی وہ ہر نبی اور ہر صحابی کو مانتا ہو، مَعَاذَ اللہ کسی بھی صحابی کی کسی قسم کی کوئی توہین اور بے اَدبی نہ کرتا ہو بلکہ ہر صحابی کو جنتی تسلیم کرتا ہو تو اس طرح اس کے عقیدے میں کوئی خرابی نہ ہو۔ دوسری شرط پیر کا عالِم ہونا ہے۔ تیسری شرط یہ ہے کہ اس کا سلسلہ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملتا ہو جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے خلافت ملی، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو خلافت ملی، حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے حضرتِ سَیِّدُنا امام زینُ العابدین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو خلافت ملی تو اس طرح چلتے چلتے یہ خلافت حضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تک پہنچی جن سے قادری سلسلہ جاری ہوا تو اب اگر چلتے چلتے بیچ میں کہیں اس سلسلے کی کڑی ٹوٹ گئی اور کسی نے دعویٰ کر دیا کہ میں پیر ہوں اور پھر اس نے پیری مُریدی شروع کر دی حالانکہ اس کے پاس خلافت نہیں ہے تو سمجھ لیجیے کہ یہ سلسلہ کٹا ہوا ہے اور آگے تک نہیں جا رہا جبکہ سلسلے کا آگے تک پورا مُتَّصِل ہونا یعنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے جا ملنا پیر ہونے کے لیے شرط ہے۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ وہ فاسقِ مُعْلِن نہ ہو یعنی عَلَی الْاِعْلَان گناہ نہ کرتا ہو[1] جبکہ آج کل تو داڑھی منڈے، چھوٹی چھوٹی داڑھی والے بلکہ نامحرمہ عورتوں سے ہاتھ چُھوانے والے بھی پیری مُریدی کر رہے ہوتے ہیں حالانکہ جو پیر نامحرمہ عورتوں سے اپنے ہاتھ چُھواتے ہیں وہ گناہ گار اور فاسق ہیں کیونکہ یہ حرام و ناجائز کام ہے۔ ہاں اگر عورت اس پیر کی بیٹی یا محرمہ ہے تو وہ ہاتھ چُوم سکتی ہے۔ اِسی طرح اگر ماں بہنیں مُرید ہیں بلکہ مرید نہ ہوں تب بھی چُوم سکتی ہیں اور یہ ایک الگ صورت ہے۔ میری گفتگو ان پیروں کے بارے میں ہے جو عام طور پر نامحرم ہوتے ہیں اور لوگ ان سے بولتے ہیں کہ پیر صاحب! آپ سے کیا پَردہ یا پیر سے کیا پَردہ؟ پھر بعض اوقات وہ پیر کہلانے والے عورتوں کو بھگا کر لے جاتے ہیں اور بے چارے پرہیز گار پیروں کو بدنام کرتے ہیں۔

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۶۰۳ ملخصاً۔

www.dawateislami.net

پیر سے کیا طلب کرنا چاہیے؟

ہمیں پیر سے دُنیا نہیں آخرت طلب کرنی چاہیے کیونکہ مال تو مل ہی جاتا ہے۔ لوگوں میں ایک سے ایک مالدار ہیں جو بعض اوقات پیروں کو گالیاں دے رہے ہوتے ہیں بلکہ دُنیا کی نعمتیں تو غیر مسلموں کے پاس مسلمانوں کے مقابلے میں زیادہ ہیں لہٰذا مال کا زیادہ ہونا کمال نہیں ہے۔ یاد رکھیے! اصل دولت اِیمان کی دولت ہے اور سب سے بڑی دولت میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں جن کا ہمیں دامن ملا ہے۔ اِسی طرح یقیناً سب سے بڑی دولت یہ ہے کہ ربّ راضی ہو جائے، ہم بُرے خاتمے سے بچ جائیں اور ہمارا اِیمان سلامت رہ جائے۔ پیر کے ذَریعے ایسی دولتیں طلب کی جائیں کہ پیر ان کاموں کے لیے ہوتا ہے نہ کہ پیسے دینے کے لیے کیونکہ پیسے تو مالدار اور اربابِ اِقتدار بھی دیتے ہیں اور اگر کسی وزیر کی چٹھی مل جائے تو لائسنس بھی مل جاتے ہوں گے اور کروڑوں روپوں کی فیکٹریاں بھی لگ جاتی ہوں گی تو کیا پھر ان کو پیر بنا لیا جائے؟ اگر آپ بولیں کہ پیر صاحب پھونک مار کر بیماری دُور کر دے تو کیا پھر یہ ساری پین کلر اور بخار کی گولیاں پیر صاحب ہیں؟ کیونکہ انہیں کھانے سے دَرد ختم ہو جاتا ہے اور اگر بخار چڑھ گیا ہو تو وہ بھی اُتر جاتا ہے۔ یوں دیکھا جائے تو پھر سیرپ بھی پیر صاحب ہیں کہ ان سے بیماری دور ہو جاتی ہے جبکہ ایسا نہیں ہے۔ اللہ کرے دِل میں اُتر جائے میری بات۔

کیا نبوت کے آثار بچپن سے ظاہر ہونا شروع ہوئے؟

سُوال: کیا سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بچپن مُبارک میں ہی نبوت کے آثار ظاہر ہونا شروع ہو چکے تھے؟

جواب: سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے معجزات[1] شروع سے ہی جاری ہو گئے تھے۔ میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِعلانِ نبوت 40 سال کی عمر میں کیا[2] ورنہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پہلے ہی سے نبی تھے۔ یاد رہے! ہر نبی اللہ پاک کی عطا سے ہی نبی ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے نبوت کا اِعلان تب کیا تھا جبکہ آپ

---

1 ...... اِعلانِ نبوت سے پہلے جو خلافِ عادت کام اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ظاہر ہوں انہیں ارہاص کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت، ۱/۵۸، حصہ: ۱)

2 ...... بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب ھجرۃ النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم واصحابہ الی المدینۃ، ۲/۵۹۰، حدیث: ۳۹۰۲۔

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جھولے میں تھے جیسا کہ دودھ پیتا بچہ جھولے میں ہوتا ہے چنانچہ قرآنِ پاک میں ہے:﴿ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ ؕ اٰتٰىنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّاۙ ﴾[1] ترجمۂ کنزالایمان: میں ہوں اللہ کا بندہ اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے غیب کی خبریں بتانے والا کیا۔(اس موقع پر مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا:) حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اِرشاد فرمایا: كُنْتُ نَبِيًّا وَّ آدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ یعنی میں اُس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پانی اور مٹی کے دَرمیان تھے۔[2]

آفیشلی بلنگ پر لائٹنگ کرنے کا یقین کس طرح دِلایا جائے؟

سُوال: لوگوں کو آفیشلی بلنگ پر لائٹنگ کرنے کا یقین کس طرح دِلایا جائے؟(سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: لوگوں کو اس کی کیا پڑی ہے، البتہ اگر وہ سُوال کریں تو انہیں بجلی کا بل دِکھا دیں۔ گھر پر جو بجلی لگی ہوئی ہے اسے کون آفیشلی ثابت کرے گا اور کئی کارخانے تو اکثر بغیر بل کے ہی ہوتے ہیں۔ بہت پُرانی بات ہے کہ ایک اسلامی بھائی نے شاپر بیچنا شروع کیے پھر بے چارے نے بتایا کہ میں اس کام کو نہیں کر سکتا کیونکہ شاپر بنانے والی مشین چوری کی بجلی پر چلانا پڑتی ہے اور وہی اس کا نفع ہوتا ہے ورنہ اگر ہم اسے آفیشلی بجلی پر چلائیں تو مہنگی پڑتی ہے۔ یہ واقعہ بہت پُرانا ہے اب تو خدا جانے کتنے نئے نئے ہتھکنڈے آ گئے ہوں گے! اگرچہ سارے نہیں لیکن ایک تعداد ہے جو ہر مُعاملے میں فراڈ کر رہی ہے۔ اب اگر کوئی لائٹنگ کرنے میں فراڈ کر رہا ہے تو وہ گناہ گار ہے میں اس کی پذیرائی اور حوصلہ افزائی نہیں کر رہا مگر بل کے بارے میں پوچھ کر اتنی پنچایت کون کر سکتا ہے۔ یہ شعور کس کو تھا کہ چراغاں آفیشلی ہونا چاہیے؟ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی نے اِس بارے میں سمجھانا شروع کیا ورنہ میرا خیال ہے کہ عام طور پر شادیوں کے موقع پر لوگ بہت روشنیاں کرتے ہیں جبکہ وہ مالی لحاظ سے اتنے پاور فل نہیں ہوتے کہ اپنے گھر کے میٹر پر اتنی روشنیاں کر سکیں تو یوں کنڈے اِستعمال کیے جاتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہر شادی والا ایسا کرتا ہے یا کرتا ہو گا، اَلبتہ جو کرتا ہے وہ توبہ کرے اور بل ادا کر دے، ورنہ ظاہر ہے آخرت میں کون جمع کروا سکتا ہے۔ یاد رہے! حقوق العباد کے

---

1 ...... پ۱۶، مریم: ۳۰۔

2 ...... المقاصد الحسنة، حرف الكاف، ص ۳۲۴، تحت الحديث: ۸۳۷۔

www.dawateislami.net

مُعاملے میں یعنی اگر کسی بندے کا حق تَلَف کیا ہو گا تو نیکیاں دینی پڑیں گی اور اگر یہ نہیں دے سکا تو اس کے گناہ اپنے سر لینا ہوں گے، یوں یہ مُعاملہ بڑا نازک ہے اسے آخرت پر نہیں چھوڑنا چاہیے لہٰذا جو کچھ ہے بندہ دُنیا میں نمٹالے اور ہلکا پھلکا ہو کر سفرِ آخرت اِختیار کرے۔

جلوس میں گانے بجا کر ناچنا کیسا؟

سُوال: بعض اوقات ہم سوشل میڈیا پر جلوس کی ایسی ویڈیوز دیکھتے ہیں جن میں لوگ گانوں پر ناچ رہے ہوتے ہیں اِس بارے میں آپ کیا اِرشاد فرماتے ہیں؟

جواب: سُوال جلوسِ میلاد کے بارے میں نہیں مطلقاً جلوس سے متعلق پوچھا گیا ہے تو ظاہر ہے جلوس اور فلموں میں جو ناچ رہے اور ناچ رہی ہوتی ہیں یہ گناہ کا کام ہے اور ایسا ناچ دیکھنا بھی گناہ ہے۔ اِس طرح کے جلوس دیکھنے والا گناہ گار ہے بلکہ جو ایسے جلوس لے کر نکلے گا یا اس کا مجمع بڑھائے گا اور گیدرنگ کا حصہ بنے گا وہ بھی گناہ گار ہو گا۔ حدیثِ پاک میں ایسے جلوسوں وغیرہ میں شریک ہونے سے روکتے ہوئے فرمایا گیا ہے: جو جس قوم کا مجمع بڑھائے وہ ان ہی میں سے ہے۔[1] جشنِ ولادت کے جلوس میں گانے نہیں بجتے اور نہ میں نے کبھی یہ سنا ہے کہ جلوسِ میلاد میں گانے بجتے ہیں۔ ہو سکتا ہے سیاسی ریلیوں میں گانے بجتے ہوں تو ان میں بھی نہیں بجنے چاہئیں۔ سیاسی لوگ اگر مسلمان ہیں تو ظاہر ہے ان کے لیے بھی شرعی قانون ہے۔ اللہ کریم کا کروڑہا کروڑ اِحسان ہے کہ ہمیں اِیمان کی نعمت ملی اور محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دامنِ کرم ہاتھوں میں آگیا ورنہ ہمارا کیا ہوتا! رَبِّ جلیل نے ہمیں بن مانگے اور بے طلب اِیمان عطا کر دیا، اللہ پاک ہمیں اِس نعمت کی قدر نصیب فرمائے۔

جشنِ وِلادت کے موقع پر گرین لائٹنگ کی جائے یا بلیو؟

سُوال: ہم ہر سال جَشنِ وِلادت کے موقع پر فیضانِ مدینہ میں گرین کلر کی لائٹنگ دیکھتے ہیں مگر اس سال آپ نے اپنے گھر پر جو بڑا سا نعلینِ پاک لگایا ہے اس پر بلیو لائٹنگ ہے تو کیا ہم اس سال بلیو لائٹنگ کریں؟

---

[1] ...... کنز العمال، کتاب الصحبۃ، باب الاول فی الترغیب فیہا، ۵ / ۱۱، الجزء: ۹، حدیث: ۲۴۷۳۰۔

www.dawateislami.net

جواب: دَراصل جب میں بیرونِ ملک سے آیا تو اپنے گھر پر نعلِ پاک لگا ہوا دیکھا اور پھر مجھے پتا چلا کہ کسی نے تحفے میں دیا ہے۔ نعلِ پاک ہمارے اہلِ محبت اسلامی بھائیوں نے ہی لگایا ہے اور انہوں نے بلیو لائٹنگ غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کی نسبت سے کی ہو گی۔ یہ اللہ پاک کا کرم ہے اور دعوتِ اسلامی کی بَرَکت ہے کہ جس طرح عوام ہم سے محبت کرتی ہے اِسی طرح ہمارے گارڈ اور حارِسین بھی محبت کرنے میں پیچھے نہیں ہیں۔ جو پارٹیوں اور VIP لوگوں کے گارڈ ہوتے ہیں ہو سکتا ہے وہ انہیں بُرا بھلا بھی بولتے ہوں۔ یوں ہی ہمارے مَدَنی چینل کا عملہ کیمرہ مین وغیرہ بھی ہم سے بڑی محبت کرتے ہیں کیونکہ نہ ہم ان لوگوں کو ڈانٹتے ہیں، نہ جھاڑتے ہیں اور نہ ہی بُرا بھلا کہتے ہیں تو ظاہر ہے یہ ہم سے کیوں چڑیں گے؟ یہ دعوتِ اسلامی کی بَرَکت ہے کہ یہ محبتیں بانٹتی ہے۔ یاد رہے! مَدَنی چینل اور دِیگر شعبوں میں کام کرنے والے تقریباً غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے مُرید ہوتے ہیں اِس لیے کہ ہمارے یہاں ٹھوک بجا کر غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے ماننے والوں کو ہی لیا جاتا ہے۔ بہر حال اسلامی بھائیوں نے نعلِ پاک پر بلیو لائٹنگ غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کی نسبت سے کی ہے۔ نعلِ پاک تو میرے گھر پر لگا دیا گیا مگر جب تیز ہوا چلی تھی تو میں ڈر گیا تھا کہ کہیں ہوا اسے آزمائش میں نہ ڈال دے تو یوں ایک تَحَفُّظ میرا یہ بھی تھا، اگرچہ اسلامی بھائیوں نے نعلِ پاک کو بہت ہی مضبوط لگایا ہے مگر جب زلزلے کے جھٹکے آتے ہیں تو پہاڑ بھی اُلٹ جاتے ہیں۔

چندہ لے کر محفلِ میلاد کرنا کیسا؟

سُوال: رَبیع الاول شریف میں گلیاں سجائی جاتی ہیں تو اس کے لیے گھروں اور دکانوں پر جا کر چندہ لینا کیسا؟ نیز اگر بڑی محفلِ میلاد کروانی ہو تو چندہ کر کے محفل کرنا کیسا؟

جواب: مسجد اور مدرسے کے لیے جو چندہ کیا جاتا ہے اس کا تو ہمارے یہاں عُرف ہے۔ اگر گلی سجانی ہے اور کچھ دکاندار آپس میں مل کر چندہ اکٹھا کریں تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں جبکہ چندہ لینے کے لیے کسی کو دھمکی نہ دیں، کسی پر ظلم نہ کریں، بالکل دُرُست طریقے سے یہ کام کریں اور سامنے والا بھی خوش دِلی سے رقم دے ورنہ مَسائل ہو سکتے ہیں۔ اگر کوئی چندہ نہیں دیتا تو اسے ڈی گریڈ نہ کیا جائے اور نہ ہی اسے کنجوس بولا جائے کہ یہ گناہ ہے۔

www.dawateislami.net

ربیع الاول کی خوشی میں گھر کی صفائی کرنا باعثِ سعادت ہے

سُوال: اگر کوئی اِسلامی بہن ربیع الاول کی خوشی میں گھر کی صفائی کرے تو کیا اس کا اَجر پائے گی؟

جواب: صفائی کرنا یا صفائی رکھنا سنّت ہے لہٰذا جب کبھی اپنے گھر کی صفائی کریں یا کپڑے صاف کریں تو یہ نیت کر لیں کہ صفائی کی سنّت ادا کر رہا ہوں۔ اِسی طرح جب نہاتے ہوئے بدن صاف کریں تو اس وقت بھی یہ نیت کر لیں کیونکہ نہانے سے بھی جسم کی صفائی ہوتی ہے اور میل کچیل دور ہو جاتا ہے۔ بہر حال جشنِ وِلادت کی نیت سے صفائی کرنا یقیناً اس کی تعظیم کرنا ہے اور یہ بہت ہی اچھا کام ہے۔

(**امیرِ اہلِ سُنَّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) صفائی سے مُراد خصوصی صفائی ہوتی ہے، عام طور پر جھاڑو پوچھا تو کر ہی رہے ہوتے ہیں لیکن کسی خاص موقع پر صفائی کرنے کا مطلب ہوتا ہے کہ گھر کے جالے وغیرہ صاف کیے جائیں اور گھر کے دِیگر ساز و سامان کی صفائی کی جائے، شاید سائل اِسی صفائی کے بارے میں پوچھنا چاہ رہے ہوں۔ (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) خصوصی صفائی کرنا اچھی بات ہے اور ظاہر ہے یہ بھی ثواب کا کام ہے۔ اِس کے علاوہ اگر گھر میں ضرورت ہو تو رنگ و روغن بھی کر سکتے ہیں اور اس میں بھی جشنِ وِلادت کی تعظیم کی نیت کی جائے تو یہ ایک اچھی نیت ہو گی۔

اِمتحانات کے لیے یاد کی گئیں آیات کو بھلا دینے کا حکم

سُوال: بعض اوقات اسکول، کالج میں اِمتحان کی تیاری کے لیے قرآنِ پاک کی آیات یاد کی جاتی ہیں جو اِسلامیات اور دِینیات کے پیپر کا حصہ ہوتی ہیں یا کسی دوسرے مقصد کے لیے یاد کی جاتی ہیں کیا ان سب کے لیے یہ حکم ہے کہ جو آیت ایک بار یاد کر لی اسے یاد ہی رکھنا ہے بھلانا نہیں ہے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: جو آیت یاد کر لی گئی اب اسے یاد ہی رکھیں۔ مُبلغین اور مُقررین بھی بیان کے لیے بعض آیات زبانی یاد کر لیتے ہیں کیونکہ عام طور پر یہ لوگ آیات زبانی ہی پڑھتے ہیں اگرچہ ہم نے اپنے مُبلغین کو یہ ذہن دیا ہوا ہے کہ بیان دیکھ کر ہی کرنا ہے مگر مُقررین ایسا نہیں کرتے تو ان کو بھی یہ خیال رکھنا ہو گا کہ جو آیت ایک دفعہ یاد ہو گئی اب اسے یاد ہی

www.dawateislami.net

رکھیں۔(امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) یہ حکم مطلقاً ہے یعنی ہر ایک کے لیے ہے چاہے وہ حافظِ قرآن ہو یا نہ ہو۔اَلزَّوَاجِر میں ایک ایک حرف اور آیت کے حوالے سے یہ بات لکھی ہے۔[1]

دِل آزاری سے کیسے بچا جائے؟

سُوال: دِل آزاری سے کیسے بچا جائے؟

جواب: جو سمجھ دار ہوتا ہے اسے پتا چل جاتا ہے کہ خود کو دِل آزاری سے کیسے بچانا ہے! ظاہر ہے اگر ہم کسی کو بُرا بھلا کہیں گے، جھاڑیں گے، دوسروں کے سامنے اس کی کَھنچّی کریں گے، اس کی تذلیل کریں گے، اس کا مذاق اُڑائیں گے، اس پر زور زور سے ہنسیں گے یا کوئی بھی ایسا طریقہ اِختیار کریں گے جس سے بندے کو شَرمِندگی ہو تو ظاہر ہے اس کی دِل آزاری ہو گی۔ دِل آزاری کی ہزاروں صورتیں ہیں ان سے بچا جائے۔ ہاں! اگر شریعت دِل آزاری کی اِجازت دیتی ہے تو کوئی حرج نہیں۔ اب شریعت کہاں دِل آزاری کی اِجازت دیتی ہے تو اس کی مثال یوں سمجھیے کہ اگر حاکم کسی کو جائز طریقے پر سزا دیتا ہے تو مجرم کی دِل آزاری ہو گی بلکہ اس کا تو رواں رواں آزاری ہو گی لیکن اس کی اِجازت ہے۔ یوں ہی ماں باپ اَدب سکھانے کے لیے ڈانٹتے ہیں تو اس سے بھی دِل آزاری ہو گی لیکن یہ دِل آزاری گناہ گار نہیں کرے گی، یہی حکم اُستاد اور پیر کا بھی ہے۔

کیا پُرانے زمانے میں کلینڈر ہوتا تھا؟

سُوال: جب سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیدائش ہوئی اور جب وِصالِ شریف ہوا کیا اس وقت کیلنڈر تھا؟ اگر نہیں تھا تو کیسے پتا چلا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیدائش 12 ربیع الاول کو ہوئی ہے؟

جواب: گزشتہ دور میں کسی چیز کو یاد رکھنے کا یہ طریقہ ہوا کرتا تھا کہ اس کو کسی مشہور واقعے کی مدد سے یاد رکھتے تھے اور

[1] ...... الزواجر، باب الاحداث الکبیرۃ الثامنۃ والستون، ۱/۲۵۶۔ جہنم میں لے جانے والے اَعمال (مترجم)، ۱/۳۹۴۔ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: میری اُمَّت کے ثواب مجھ پر پیش کیے گئے یہاں تک کہ تِنکا کہ آدمی جسے مسجد سے نکالتا ہے اور میری اُمَّت کے گناہ میرے حُضُور پیش کیے گئے تو میں نے اِس سے بڑا گناہ نہیں دیکھا کہ آدمی کو قرآن کی ایک سُورت یا آیت یاد ہو اور پھر وہ اُسے بُھلا دے۔ (ترمذی، کتاب فضائل القرآن، ۱۹-باب (ت:۱۹)، ۴/۴۲۰، حدیث: ۲۹۲۵)

www.dawateislami.net

اس سے سال کی اِبتدا ہوتی تھی۔[1] اگر سائل نے ہاتھیوں کے واقعہ کے بارے میں سنا ہو کہ مَعَاذَ اللہ اَبْرَہَہ کعبہ شریف کو شہید کرنے کے اِرادے سے چلا تھا لیکن اس کے لشکر کو اللہ پاک نے اَبابیل کے ذَریعے بَرباد کر دیا۔ ”جس سال یہ واقعہ پیش آیا اس کا نام ہی عامُ الفیل رکھ دیا گیا، عام کے معنیٰ سال اور فیل کے معنیٰ ہاتھی کے ہیں یعنی ہاتھی والا سال۔“[2] اس سے کئی باتیں منسوب کر کے مشہور ہوئیں۔ پھر 12 مہینوں کا تذکرہ قرآنِ پاک اور اَحادیثِ مُبارکہ میں موجود ہے۔ (اِس موقع پر امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے یہ آیتِ کریمہ تلاوت فرمائی:)

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌؕ

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں، اللہ کی کتاب میں جب سے اس نے آسمان و زمین بنائے ان میں سے چار حُرمت والے ہیں۔ (پ۱۰، التوبۃ:۳۶)

(امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) چار حُرمت والے مہینوں سے مُراد ذوالقعدۃ الحرام، ذوالحجۃ الحرام، محرم الحرام اور رَجبُ المُرَجَّب ہیں، ان میں پہلے تین مُتَّصِل یعنی لگاتار ہیں اور آخری یعنی رَجبُ المُرَجَّب علیحدہ ہے۔ ان چاروں کے اپنے اپنے فَضائل ہیں۔ بہر حال اس سے پتا چلتا ہے کہ دِنوں کے حساب رکھنے کا معمول پہلے بھی تھا۔ نیز اَحادیثِ مُبارکہ میں بنی اِسرائیل کے زمانے کے واقعات تک موجود ہیں بلکہ مہینوں کے ذِکر کے ساتھ ان کا تذکرہ ہے جیسے محرم الحرام میں پیش آنے والے واقعات بلکہ محرم الحرام کی دَس تاریخ یعنی عاشورا تک کے واقعات کتابوں میں موجود ہیں۔ اِسی طرح رَمضانُ المبارک کا ذِکر بھی اَحادیثِ مُبارکہ میں موجود ہے تو یہ بھی پُرانا مہینا ہے بلکہ سارے ہی مہینے پُرانے ہیں کوئی بھی نیا بنایا ہوا مہینا نہیں ہے تو جس طرح ان مہینوں کا حساب رکھا گیا تھا اِسی طرح رَبیع الاول کے مُبارک مہینے کا حساب بھی لگایا ہو گا۔ (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) حدیث شریف میں بھی یہ اِرشاد فرمایا گیا ہے کہ مہینا ۲۹ یا ۳۰ دِن کا ہوتا ہے اس سے زیادہ کا نہیں ہوتا۔[3] اِس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ کلینڈر

---

[1]...... فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الشروط، الفصل الثامن والعشرون فی المقطعات، ۶/۲۸۷-۲۸۸ ماخوذاً۔

[2]...... تاریخ ابن عساکر، باب فی مبتدء التاریخ و اصطلاح الامم علی التواریخ، ۱/۳۵ ماخوذاً۔

[3]...... نسائی، کتاب الصیام، ص۳۶۰، حدیث: ۲۱۳۵۔

www.dawateislami.net

والا سلسلہ پہلے سے موجود تھا لیکن اس کو باقاعدہ ہجری سن کے حساب سے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے رائج فرمایا۔[1]

کیا مُقدَّس ناموں والے کاغذات کو ٹھنڈا کرنا ضروری ہے؟

سُوال: میرا کام ایسا ہے جس میں پیپر دیکھنے ہوتے ہیں اور ان پر لوگوں کے نام لکھے ہوتے ہیں جس میں لفظ ”اللہ اور محمد“ بھی لکھا ہوتا ہے، میں ان پیپروں کا کام ختم ہونے کے باوجود دریا میں ڈال سکتا ہوں اور نہ ہی دفن کر سکتا ہوں آپ میری راہ نمائی فرما دیجیے کہ میں اِن کا کیا کروں؟

جواب: ان کو ٹھنڈا کرنا ہی ضَروری نہیں ہے بلکہ اگر یہ کسی بھی اَدب والی جگہ پر تشریف فرما ہیں تو کوئی حرج نہیں جیسے کتابوں میں یہ نام لکھے ہوتے ہیں۔ یہ سلسلہ صدیوں سے چلتا آرہا ہے، بزرگوں کے مخطوطات بھی لائبریریوں میں رکھے ہوتے ہیں۔

دُرُود شریف میں ”وَاٰلِہٖ“ کا اِضافہ کرنا زیادہ بہتر ہے

سُوال: کچھ لوگ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام مُبارَک لیتے ہیں تو وہ دُرُود شریف یوں پڑھتے ہیں ”صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم“ اور بعض یوں پڑھتے ہیں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آپ یہ اِرشاد فرمائیے اِس میں کون سا طریقہ زیادہ صحیح ہے؟

جواب: دونوں صحیح ہیں، ”صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم“ کا مطلب ہے کہ ان پر دُرُود و سلام ہوں اور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مطلب ہے ان پر بھی اور ان کی آل پر بھی دُرُود و سلام ہوں۔ ظاہر ہے اس میں ”وَاٰلِہٖ“ بڑھانا زیادہ بہتر ہے۔ اگر کوئی نہیں بھی کہتا تو صرف ”صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم“ کہنا بھی کافی ہے۔

کیا سوتے وقت کمروں میں لائٹ جلا کر رکھنی چاہیے؟

سُوال: آج کل گھروں میں سب کے کمرے الگ الگ ہوتے ہیں حتّٰی کہ بچوں اور بچیوں کے بھی الگ الگ کمرے ہوتے ہیں اگر ان کمروں میں اس نیت سے لائٹ جلا کر رکھی جائے کہ اگر کوئی باہر نکلے گا تو بالکل اندھیرا ہونے کی وجہ سے

---

1 ...... تاریخ ابن عساکر، باب فی مبتدء التاریخ و اصطلاح الامم علی التواریخ، ۱/۳۵۔

www.dawateislami.net

پریشان نہ ہو جائے کیا یہ دُرُست ہے؟

جواب: جی ہاں! بالکل جَلا کر رکھنی چاہیے ورنہ اندھیرے میں ٹھوکر لگ سکتی ہے اور کچھ بھی ہو سکتا ہے اس میں بچے تو بچے بڑے بھی ٹکرا سکتے ہیں۔ (نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) عام طور پر ہم لوگ اپنے کمرے میں سوتے ہوئے بالکل اندھیرا کر کے سوتے ہیں اس میں مناسب یہ ہے کہ اپنے قریب کوئی لائٹ رکھنی چاہیے جیسے موبائل میں لائٹ ہوتی ہے تو ہاتھ کی پہنچ تک موبائل رکھ لیا جائے یا لائٹ کا بٹن ہی اپنے قریب ہو تاکہ جب بستر سے اٹھیں تو اندھیرے میں اُٹھ کر چلنے کے بجائے کوئی روشنی کا اِنتظام ہو جائے ورنہ کسی بھی چیز سے ٹھوکر لگ سکتی ہے۔ ممکن ہے نیچے پانی پڑا ہو جس کی وجہ سے پاؤں پھسل جائے لہٰذا اِن تمام چیزوں میں اِحتیاط کرنی چاہیے تاکہ نہ چوٹ لگے اور نہ ہی کسی قسم کی اور تکلیف ہو۔

دوسروں کو تکلیف دینے کا سبب مَت بنیئے

(امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) میری برسوں سے عادت ہے میں سوتے وقت اپنے پاس ٹارچ رکھتا ہوں کیونکہ رات کو پیشاب وغیرہ کے لیے اُٹھنا پڑتا ہے تو اس کی ضَرورت پڑتی ہے۔ لوگ اپنے سرہانے بڑے بڑے لیمپ اور بلب رکھتے ہیں لیکن بجلی سے چلنے کی وجہ سے ان کی روشنی کافی زیادہ ہوتی ہے، اس کے لیے ٹارچ اچھی ہے جو اندھیرا بھی دور کر دیتی ہے اور صرف بقدرِ ضَرورت روشنی کرتی ہے۔ اِس بات کا خیال رکھا جائے کہ اگر کوئی دوسرا اسی کمرے میں سو رہا ہے تو آپ کی لائٹنگ سے اسے تکلیف نہ ہو۔ ہو سکتا ہے وہ مُرَوَّت میں یا آپ کے رُعب کی وجہ سے کچھ نہ بولے اور دانت پیس کر رہ جائے۔ رات کو مُطالعہ کر رہے ہوں اور کسی کو لائٹ جلنے کی وجہ سے پریشانی ہو رہی ہو اور آپ بیٹھے ہوں کہ جب تک مُطالعہ پورا نہیں ہو گا لائٹ جلتی ہی رہے گی یہ بھی مُناسب نہیں ہے جیسے میاں بیوی میں سے میاں کو مُطالعے کا شوق ہے یہ لائٹ جَلا کر مُطالعہ کر رہا ہے اور بے چاری بیوی کو سخت نیند آ رہی ہے لیکن اس روشنی کی وجہ سے وہ سو نہیں پا رہی اور دانت پیس کر پڑی ہے کہ اگر میاں کو بولوں گی تو لڑائی ہو جائے گی اور بعض اوقات لڑائی ہو بھی جاتی ہو گی تو ایسا کرنا ہرگز مناسب نہیں ہے۔ یاد رکھیے! کسی بھی کمزور یا ماتحت پر ظلم کرنے کی اِجازت نہیں ہے اگرچہ وہ حاکم ہی کیوں نہ ہو۔ دوسروں کو تکلیف دے کر اپنی آخرت داؤ پر لگانے کے بجائے ایسی جگہ مُطالعہ کریں جہاں کسی کو تکلیف نہ ہو۔

www.dawateislami.net

نامحرم کی چھینک کا جواب دینے کا حکم

سُوال: کیا نامحرم کی چھینک کی آواز پر بھی "یَرْحَمُكَ اللّٰہ" کہنا ہو گا؟

جواب: اگر وہ چھینک پر حمد کرے تو جواب دے۔ بہارِ شریعت میں ہے: عورت کو چھینک آئی اگر وہ بوڑھی ہے تو مَرد اس کا جواب دے، اگر جوان ہے تو اس طرح جواب دے کہ وہ نہ سنے۔ مَرد کو چھینک آئی اور عورت نے جواب دیا اگر جوان ہے تو مَرد اس کا جواب اپنے دِل میں دے اور اگر بوڑھی ہے تو زور سے جواب دے سکتا ہے۔[1]

ملاقات کے لیے شرائط لگانے کی وجہ

سُوال: آپ ہمارے پیر صاحب ہیں اور ہم آپ کے مُرید ہیں تو کیا ہم آپ سے مل نہیں سکتے؟ کیونکہ آپ نے اتنی ساری شرطیں لگائی ہوئی ہیں۔

جواب: مل نہیں سکتے ایسا نہیں ہے، میں نے نو انٹری کا بورڈ تو نہیں لگایا ہوا، بالکل مل سکتے ہیں۔ جہاں تک شرائط کی بات ہے تو اس میں آپ کی عقیدت کا اِمتحان ہے۔ لوگ جان بھی قربان ہے کے نعرے لگاتے ہیں، آپ دِینی کاموں میں اپنا وقت قربان کریں، دِین کی خدمت کریں پھر ملاقات کر لیں۔ میں نے یہ تو نہیں کہا کہ مجھے اتنا اتنا نذرانہ دیں تو ملاقات ہو گی، میں تو مَدَنی اِنعامات پر عمل اور مَدَنی قافلوں میں سفر کا بولتا ہوں کہ اِس طرح ملاقات ہو سکتی ہے۔ اِسی طرح اگر کوئی گریجویٹ ہے، زیادہ تعلیم یافتہ ہے یا پھر عالِمِ دِین ہے تو اپنی سند یا سرٹیفکیٹ دِکھا کر ملاقات کر سکتا ہے۔ اگر شرائط و قیودات نہ لگائی جائیں تو لاکھوں خریدار ہیں یہاں پر دھما چوکڑی اور گڑبڑی ہونے لگے گی ایسا پہلے ہوتا تھا تو ہمیں شرائط رکھنا پڑیں۔

کیا مُردہ بچے کو قبرستان میں دَفن کر سکتے ہیں؟

سُوال: مُردہ بچہ پیدا ہوا تھا معلوم کرنے پر بتایا گیا کہ اس کو قبرِستان میں دَفن نہ کریں بلکہ قبرِستان سے باہر دَفن کریں کیونکہ یہ ناپاک ہے، آپ بتائیے کیا شریعت میں ایسا ہے؟

---

[1] ...... فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب السابع فی السلام، ۵/۳۲۷۔ بہارِ شریعت، ۳/۴۷۷، حصہ: ۱۶۔

www.dawateislami.net

جواب: غَلَط بات ہے، عِلم کی کمی کی وجہ سے لوگ ایسا کہہ دیتے ہیں شریعت میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اس بچے کو قبرِستان میں دَفن کر سکتے ہیں۔

حافظہ مضبوط کرنے کا روحانی علاج

سُوال: حافظہ کمزور ہے کوئی روحانی علاج بتا دیجیے۔

جواب: پانچوں نمازوں کے بعد "یَا عَالِمُ یَا عَلِیْمُ یَا حَافِظُ یَا حَفِیْظُ یَا نَاصِرُ یَا نَصِیْرُ" پانچ، سات یا گیارہ بار پڑھ کر اپنے سینے پر دَم کریں اِنْ شَآءَ اللّٰہ حافظہ مضبوط ہو گا۔ سینے پر دَم کرنے یا کروانے کے لیے بعض لوگ بٹن کھول دیتے ہیں اِس کی ضَرورت نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ اندر بھی تو چمڑی ہے، چمڑی کے بعد گوشت ہے پھر ہڈیاں ہیں نیز حافظہ کا تعلق دِماغ کے ساتھ ہے تو یہ دَم دِماغ تک کیسے پہنچے گا! اِسی طرح بیمار پر بھی دَم کرتے ہیں تو اس پر پھونک دیتے ہیں جیسے اگر کسی کے پیٹ میں دَرد ہو گا تو اسی پر دَم کریں گے نہ کہ پیٹ پھاڑ کر پیٹ میں کوئی دَم کرے گا۔ کپڑا ہٹا کر دَم کرنے کا ایک ماحول بن گیا ہے حالانکہ ایسا کچھ بھی نہیں ہے، پہنے ہوئے کپڑوں پر بھی دَم ہو جائے گا۔ اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ کی کتاب ہے "حافظہ کیسے مضبوط کریں؟" اِس میں حافظہ مضبوط کرنے والی کافی چیزیں لکھی ہوئی ہیں اِس کا مُطالعہ کریں۔[1]

کیا پانی پر دَم کروانے کے لیے بوتل کا ڈھکن کھولنا ضَروری ہے؟

سُوال: اس کا مطلب ہے کہ پانی کی بوتل پر بھی دَم کروانے کے لیے بوتل کا ڈھکن کھولنا ضَروری نہیں ہے بلکہ اس کے اوپر سے بھی دَم ہو سکتا ہے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: جی ہاں! بالکل ہو سکتا ہے اور یہ بات سمجھ بھی آتی ہے کیونکہ دَم آر پار ہو سکتا ہے۔ لوگ پین پر دَم کرتے ہیں تو اس کا ڈھکن نکال کر دَم کرتے ہیں، اِسی طرح سیاہی پر دَم کرتے ہیں حالانکہ اس میں بھی ڈھکن کھولنے کی ضَرورت نہیں

---

1 ...... اللہ والوں کے حافظے کی حکایات، حافظہ مضبوط بنانے کے اَوراد و وَظائف اور غذاؤں کی معلومات حاصِل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی 180 صفحات پر مشتمل کتاب "حافظہ مضبوط کیسے ہو" کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

ہے۔ ہمارے پاس تو لاکھوں لاکھ لوگ دَم کروانے آتے ہیں ظاہر ہے میں ایک ایک چیز کھول کھول کر تو دَم نہیں کرتا کہ اس میں بہت دُشواری ہو جائے گی، کسی نے تسبیحات دی ہوتی ہیں، کسی نے پین کے پیکٹ بھیجے ہوتے ہیں، کوئی باداموں کے پیکٹ بھیجتا ہے اگر میں ان کو کھولوں گا تو سب بکھر جائیں گے، اِس لیے میں سینے پر جو کپڑا اٹھائے بغیر دَم کیا جاتا ہے اِسی پر قیاس کرتے ہوئے ان چیزوں پر بھی پیکٹ کے اوپر سے دَم کر دیتا ہوں کیونکہ جب دَم سینے کی چمڑی، ہڈی اور گوشت پار کرکے اثر کرتا ہے تو ان چیزوں کی پلاسٹک کیوں اس دَم کو روکے گی۔ اب اللہ پاک بہتر جانتا ہے کہ چیزوں کو کھول کر یا سینے سے کپڑا اٹھا کر دَم کرنے کے حوالے سے لوگوں نے کیا سوچیں بنائی ہوئی ہیں۔ (نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) جب پاؤں کی ہڈی میں دَرد ہوتا ہے تو ہم اس کے اوپر والی کھال پر ٹیوب لگاتے ہیں اور اس ٹیوب کا اثر اندر تک جاتا ہے جو ہڈی کے دَرد میں اِفاقہ دینے کی کوشش کرتا ہے۔ تو یہ ٹیوب بھی ہڈی کے اندر جا کر تو نہیں لگائی جاتی، یہی بات دَم میں بھی ہوتی ہے اور ہر علاج کے مختلف طریقے ہوتے ہیں۔

دَم کی برکت سے فوراً بخار اُتر گیا

(امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) جی ہاں! ایسا ہی ہوتا ہے حالانکہ ٹیوب میں کوئی روحانیت نہیں ہے بلکہ یہ ٹیوب جسم کے مَسام یعنی باریک سوراخوں کے ذَریعے اندر جاتی ہے اور جب دَرد والی جگہ پر اس کا اٹیک ہوتا ہے تو دَرد دور ہو جاتا ہے مگر دَم ایک خالصتاً روحانیت ہے جو تصور میں بھی ہو جاتا ہے، اِسی وجہ سے ٹیلی فون پر دَم کیا جاتا ہے۔ بہت پُرانی بات ہے ایک ذِمَّہ دار اسلامی بھائی نے مجھے بتایا کہ انہیں 101 بخار ہے تو میں نے فون پر ہی ان کو پھونک ماردی، تو حیران ہو کر کہنے لگے کہ یہ کیا مجھے تو پسینا آگیا ہے (یعنی ان کا بخار دَم کرتے ہی اُتر گیا) اِس سے مجھے تجرِبہ ہوا کہ فون پر بھی دَم ہو سکتا ہے جبھی تو ان کو فوراً پسینا آگیا اور ایک دَم بخار اُتر گیا۔ بہر حال کپڑا اٹھا کر یا ڈھکن کھول کر دَم کرنے کی حاجت نہیں۔ دَم کروانے والوں میں خواتین بھی ہوتی ہیں اگرچہ محرمہ ہی ہو مگر اِس اَنداز سے دَم کا سلسلہ نہیں ہو گا لہٰذا یہ سوچ ہی ختم کر دی جائے۔ دَم کا سلسلہ روحانی مُعاملہ ہے مادی نہیں ہے کیونکہ مادیت الگ چیز ہوتی ہے لہٰذا اسے سمجھنا چاہیے۔

www.dawateislami.net

جادو اور جِنّات کا اِنکار کرنا کُفر ہے

سُوال: بعض لوگ دَم دُرُود، جِنّات اور جادو کو نہیں مانتے کیا ان چیزوں کا کوئی ثبوت ملتا ہے؟[1]

جواب: جو لوگ دَم کو نہیں مانتے تو ایک دِن ان کا اپنا ہی دَم نکل جاتا ہے! واقعی ایک تعداد ہے جو جِنّات وغیرہ کے اثر کو نہیں مانتی نہ کسی عامل اور بابا جی سے علاج کرواتی ہے حالانکہ ان پر واقعی جِنّ کا اثر ہوتا ہے۔ یاد رکھیے! اَحادیثِ مُبارَکہ سے ثابت ہے کہ جِنّات کا اثر ہوتا ہے بلکہ قرآنِ کریم میں ایک پوری سورت کا نام ہی سورۂ جِنّ ہیں، اِس کے علاوہ بھی قرآنِ کریم میں جِنّات کے تذکرے موجود ہیں لہٰذا اگر کوئی جِنّات کا اِنکار کرے گا تو کافر ہو جائے گا۔[2]

کون کون سے دِن سُرمہ لگانا سنّت ہے؟

سُوال: کون کون سے دِن میں سُرمہ لگانا سنّت ہے؟

جواب: جمعہ، بقرہ عید اور میٹھی عید کے دِن سُرمہ لگانا سنّت ہے۔[3]

❁❁❁

1 ..... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ..... فتاوٰی حدیثیۃ، ص۱۶۷۔ بہارِ شریعت، ۱/ ۹۷، حصہ:۱۔

3 ..... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۱۸۰۔

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	چندہ لے کر محفلِ میلاد کرنا کیسا؟	13
نقشِ نعلِ پاک کی بَرَکات کی حکایات	1	رَبیعُ الاوّل کی خوشی میں گھر کی صفائی کرنا باعثِ سعادت ہے	14
پُرانی یادگاروں کو دیکھ کر اپنے اندر کیا تبدیلی لانی چاہیے؟	4	اِمتحانات کے لیے یاد کی گئیں آیات کو بھلا دینے کا حکم	14
والدہ کو کس طرح راضی کیا جائے؟	5	دِل آزاری سے کیسے بچا جائے؟	15
صُلح کروانے کی فضیلت	5	کیا پُرانے زمانے میں کلینڈر ہوتا تھا؟	15
کیا نمازِ جمعہ کے بعد کام کاج کرنا جائز ہے؟	6	کیا مُقدّس ناموں والے کاغذات کو ٹھنڈا کرنا ضروری ہے؟	17
کیا سفر میں دو نمازیں ایک ساتھ پڑھ سکتے ہیں؟	6	دُرُود شریف میں "وَاٰلِہٖ" کا اِضافہ کرنا زیادہ بہتر ہے	17
کیا امام کے پیچھے مقتدی کو تکبیراتِ اِنتقال کہنا ضروری ہے؟	7	کیا سوتے وقت کمروں میں لائٹ جلا کر رکھنی چاہیے؟	17
اگر مقتدی امام سے پہلے کھڑا ہو جائے تو اس کی نماز ہو جائے گی؟	7	دوسروں کو تکلیف دینے کا سبب مَت بنیے	18
راستے میں پڑی ہوئی رَقم کا مالک نہ ملے تو کیا کیا جائے؟	7	نامحرم کی چھینک کا جواب دینے کا حکم	19
پیر صاحب گاڑی دِلا دیں تو مانوں گا فیض والے ہیں	8	ملاقات کے لیے شرائط لگانے کی وجہ	19
پیر کی چار شرائط	9	کیا مُردہ بچے کو قبرستان میں دَفن کر سکتے ہیں؟	19
پیر سے کیا طلب کرنا چاہیے؟	10	حافظہ مضبوط کرنے کا روحانی علاج	20
کیا نبوت کے آثار بچپن سے ظاہر ہونا شروع ہوئے؟	10	کیا پانی پر دَم کروانے کے لیے بوتل کا ڈھکن کھولنا ضَروری ہے؟	20
آفیشلی بلنگ پر لائٹنگ کرنے کا یقین کس طرح دِلایا جائے؟	11	دَم کی برکت سے فوراً بخار اُتر گیا	21
جلوس میں گانے بجا کر ناچنا کیسا؟	12	جادو اور جنات کا اِنکار کرنا کُفر ہے	22
جشنِ وِلادت کے موقع پر گرین لائٹنگ کی جائے یا بلیو؟	12	کون کون سے دِن سُرمہ لگانا سنّت ہے؟	22

www.dawateislami.net

ماخذ و مراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	**مصنف / مؤلف / متوفی**	**مطبوعات**
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
صحیح البخاری	امام ابو عبدُ الله محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۴ھ
نسائی	امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۶ھ
مسند ابی یعلیٰ	ابو یعلیٰ احمد بن علی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الترغیب والترھیب	زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی، متوفی ۶۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
المقاصد الحسنۃ	علامہ شیخ محمد عبد الرحمن سخاوی، متوفی ۹۰۲ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
ابن عساکر	ابو القاسم علی بن الحسن شافعی، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت
فتح المتعال فی مدح النعال	احمد بن محمد المقری التلمسانی، متوفی ۱۰۴۱ھ	دار قاضی عیاض للتراث القاھرۃ مصر
الاعلام لزرکلی	خیر الدین محمود الزرکلی، ۱۳۹۶ھ	دار العلم للملایین بیروت
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
الزواجر	امام ابن حجر الھیتمی، متوفی ۹۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
الفتاوی الھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
فتاویٰ حدیثیہ	احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی، متوفی ۹۷۴	دار احیاء التراث العربی بیروت
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ”**غورِ فکر**“ کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”**مَدَنی اِنعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ”**مَدَنی قافلوں**“ میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net